95572 ـ عرب اسرائیلی عیسائی عورت سے شادی کرنا

سوال

ايك عرب اسرائيلى عورت سے ميرا تعارف ہوا ہے اور وہ ميرے ساتھ شادى كرنا اور اسلام قبول كرنا چاہتى ہے، اور اپنا ملك چھوڑ كر ميرے ملك ميں ميرے ساتھ رہ كر اپنے معاشرے سے بالكل دور رہ كر مسلمان ہونا چاہتى ہے.
ليكن جيسا كہ آپ كو معلوم كے اس ميں رشتہ دار و اقرباء اور اجنبيت جيسى بہت سارى مشكلات ہيں، اور مجھے معلوم نہيں ہو رہا كہ كيا كيا جائے، برائے مہربانى ميرى مدد فرمائيں اور كوئى نصيحت كريں.
كيا ان مشكلات كو سامنے ركھتے ہوئے اسے چھوڑ دوں يا كہ اس كے ساتھ شادى كرلوں ـ يہ علم ميں رہے كہ ميں چاہتا ہوں كہ وہ مسلمان ہو جائے اور اپنے معاشرے سے دور رہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سب سے پہلے تو آپ كو يہ علم ہونا چاہيے كہ ايك اجنبى اور غير محرم عورت كے ساتھ اس طرح تعارف كر كے آپ نے غلطى كى ہے، ايك اجنبى مرد و عورت كے مابين تعلقات كے معاملہ ميں دين اسلام نے كچھ اہم قواعد و ضوابط وضع كر ركھے ہيں؛ تا كہ مسلمان مرد و عورت اللہ كے حرام كردہ ميں نہ پڑ يں اور اس سے ان كى حفاظت ہو، اور معاشروں ميں فحاشى و برائى كے پھيلاؤ سے اسى ميں حفاظت پائى جاتى ہے، بلكہ ايسا عمل تو كافر عورتوں كے ساتھ بھى حرام ہے، ہو سكتا ہے شيطان اس عمل كو دعوت الى اللہ كے بہانہ سے آپ كے ذہن ميں خوبصورت بنا كر پيش كرے.

اجنبى مرد و عورت كے مابين بات چيت اور خط و كتاب كا حكم ہم سوال نمبر (22101) اور (26890) اور (10221) اور (23349) كے جوابات ميں بيان كر چكے ہيں، آپ ان جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

كافر عورتوں سے شادى كرنے كا حكم:

يہ حرام ہے، الا يہ كہ وہ عورت اہل كتاب ـ يہودى يا نصرانى ـ ہو، مسلمان كے ذہن ميں يہ ہو سكتا ہے كہ جو عورت بھى يورپ اور امريكہ ميں رہتى ہے وہ نصرانى ہو سكتى ہے، يا پھر جو بھى يہوديوں كے ساتھ رہتى ہے وہ يہودى

ہوگی، یہ سوچ غلط ہے، کیونکہ جس طرح ایك شخص اسلام کی طرف منسوب ہو کر المانی یا کیمونسٹ ہو سکتا ہے تو اسی طرح ان کے ہاں بھی ہے ۔ بلکہ یہ کثرت سے ہوتا ہے کہ ۔ ایسے لوگ ہیں جو اپنے ملك کے دین کی طرف منسوب ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ ایسے نہیں بلکہ کسی اور دین کی طرف منسوب ہوتے ہیں، اس لیے جو کوئی بھی کسی غیر مسلم عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے اس عورت میں درج ذیل شروط کو دیکھنا چاہیے:

1 ۔ وہ اہل کتاب میں سے ہو ۔ یعنی یہودی یا نصرانی ۔ چاہے وہ اپنے تحریف شدہ دین پر ہی عمل کرتی ہو؛ کیونکہ یہ لوگ ہیں جن کی عورتوں کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی نے شادی کرنا مباح کی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی ہے تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور مومنوں میں سے پاکدامن عورتیں، اور پاکدامن عورتیں ان لوگوں کی جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی ہے، جب تم انہیں ان کے مہر ادا کر دو اور عفت و عصمت اختیار کرنے والے ہو فحاشی کرنے والے نہیں، اور نہ پوشیدہ دوستی لگانے والے .... المآئدۃ (5).

لیکن ملحد اور بدھ مت اور مجوسیت اور ہندومت اور سکھ مذہب سے تعلق رکھنے والی عورت سے شادی کرنا جائز نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم مشرك عورتوں سے اس وقت تك شادی مت کرو حتی کہ وہ ایمان لے آئیں، اور مومن لونڈی مشرك عورت سے بہتر ہے چاہے وہ تمہیں پسند ہو البقرۃ (221).

2 ۔ وہ عورت پاکدامن یعنی عفت و عصمت کی مالك ہو، زنا کرنے والی اور دوستیاں لگانے والی نہ ہو؛ کیونکہ سورۃ المآئدۃ کی مندرجہ بالا آیت میں اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

والحصنات: یہ عفت و عصمت والی عورتوں کو کہا جاتا ہے.

3 ۔ نگرانی اور ولایت مسلمان کو حاصل ہو، اس لیے اس کی شادی کنیسہ اور چرچ میں ہونے کی شرط نہیں رکھی جائیگی، اور نہ ہی اولاد کافر عورت کے تابع ہو گی، اور نہ ہی کوئی ایسا دوسرا کام جس میں اس عورت اور اس کے دین کو اس کے دین کے حساب سے عزت حاصل ہوتی ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے کافروں کے لیے مومنوں پر کوئی غلبہ نہیں بنایا النساء (141).

یورپی ممالك کی عورت سے جو کوئی بھی شادی کریگا تو یہ تیسری شرط اس میں معدوم ہوگی؛ کیونکہ وہ یورپی قوانین کے تابع ہے ان کی عدالتوں سے ہی فیصلہ کروائیگا، اور وہ اپنی حکومتوں میں اس کی اولاد کے لیے سب کچھ اپنے دین کے مطابق ہی فیصلہ کریں گے، اور جب وہ شخص بیوی کی رغبت کے بغیر اپنی اولاد کو مسلمان ملك منتقل کرنا چاہےگا تو یورپی حکومتیں اور ان کے سفارت خانے عورتوں کا ساتھ دیں گے.

اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کے جواز کے قول کے باوجود شریعت مطہرہ نے دین والی مسلمان عورت سے شادی کرنے کی رغبت دلائی ہے؛ کیونکہ مسلمان شخص کی اپنی بیوی کے ساتھ زندگی ایك مکمل زندگی ہے، جس میں عفت و عصمت اور نظریں نیچی ہونا، اور گھر اور اولاد کی حفاظت اور ان کا خیال اور دیکھ بھال کرنا پایا جاتا ہے، اور یہ اشیاء تو صرف ایك مسلمان عورت سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں کسی اور سے نہیں.

مزید اہمیت کے پیش نظر آپ سوال نمبر (20227) اور (45645) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس میں غیر مسلم عورت کے ساتھ شادی کرنے کی خرابیاں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں.

سوم:

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں آپ اس عورت کا رابطہ اپنی رشتہ دار مسلمان عورتوں یا دوسری عورتیں جو دعوت دین کا کام کرتی ہیں سے کرائیں تا کہ وہ اسے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دلائیں، اور اسے قبول کرنے پر راضی کریں؛ کیونکہ خدشہ ہے کہ کہیں وہ آپ سے تعلق اور محبت کی بنا پر اسلام قبول نہ کرے، اور بعد میں مشکلات پیدا ہوں.

اس بنا پر ہو سکتا ہے وہ ظاہری طور پر اسلام قبول کر لے اور حقیقت میں کچھ اور ہو، اسی طرح اگر وہ اپنے کفر پر باقی رہتی ہے تو آپ اس سے اس وقت تك شادی نہیں کر سکتے جب تك اس کا کافر ولی راضی نہ ہو اور اجازت نہ دے، اس کا کافر ولی اسلام کی وجہ سے شادی نہ کرے تو ۔ بعض اہل علم کے قول کے مطابق ۔ اس کی ولایت مسلمان حکمران کو منتقل ہو جائیگی، یا پھر اگر اس کے خاندان میں ولی بننے والا شخص نہ ہو جو اس کے دین پر ہو تو بھی مسلمان حکمران کو منتقل ہو جائیگی.

لیکن جب وہ عورت مسلمان ہو اور اس کے اولیاء میں کوئی شخص مسلمان نہ ہو تو شرعی قاضی اور جج یا اس کا قائم مقام اس کا ولی بن جائیگا؛ کیونکہ کافر شخص کو مسلمان پر ولایت حاصل نہیں ہوتی.

چنانچہ جب وہ مسلمان ہو جائے تو ہماری رائے یہی ہے کہ اس سے شادی کر کے اس کو اس کے ماحول سے نکال لیا جائے، اور اسے اپنے ساتھ اپنے میں بسایا جائے، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اس سے قبل اس کو دیکھنے، یا

مصافحہ کرنے، اور اس سے خلوت جیسے حرام کام میں نہ پڑیں، یہاں تك كہ آپ کو اس کے اسلام قبول کرنے کا علم ہو جائے کہ اس نے اپنی رغبت کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے، اور وہ اسلام پر اچھے طریقہ سے عمل شروع کر دے تو آپ اس سے کتاب و سنت کے مطابق شادی کر لیں.

مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اہل کتاب کی عورتوں اور ان عورتوں سے جنہوں نے کسی مسلمان خاوند سے محبت ہونے کی بنا پر اسلم قبول کیا شادی کرانے میں احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے اس نے اپنی موجودہ ضرورت کو جلد پورا کرنے کے لیے اسلام قبول کیا ہو، نہ کہ اسلام سے مطمئن ہو.

اور یہ چیز اس کی اولاد اور اس کی اپنی زندگی پر اثرانداز ہو سکتی ہے، ان دونوں قسموں میں اس کی اولاد اور اس پر خطرہ ہے، اور اگر یہودی عورت یہودیوں کے درمیان رہتی ہو تو پھر احتیاط اور زیادہ ہو جاتی ہے؛ کیونکہ یہودی بہت مکار اور مسلمانوں کے خلاف چال چلنے میں کوئی کمی واقع نہیں کرتے، اور اس کے لیے وہ عورتوں کو استعمال کرتے ہیں.

مزید آپ سوال نمبر (20884) اور (33656) کے جوابات کا مطالعہ کریں، ان میں عورت کے لیے اسلام قبو کرنے کی کیفیت بیان کی ہے.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو سچی توبہ کی توفیق فرمائے، اور اسے میں داخل کرے، اور ہم سب کو خیر و ھلای پر جمع کرے، اگر وہ اسلام قبول کر لے، اور اسلام وکو اچھے طریقہ سے اپنانے کی توفیق دے؟

واللہ اعلم .